دار الافتاء
فتوی نمبر ۴۱/۲۰۶۱
مورخہ

9:47AM

میرا سوال ایزی پیسہ موبائل اکاؤنٹ کے متعلق ہے

1 اس اکاؤنٹ کی شرعی حیثیت کیا ہے

2 پیسے نکلوانے کے سروس چارجز اور اس کے استعمال سے ملنے والے کیش بیک کی کیا حیثیت ہے. (مثلا اپنے نمبر پر ایزی لوڈ بھیجنے پر 25% کیش بیک ملنا جس میں زائد رقم اکاؤنٹ میں رکھنے کی شرط نہیں)

وضاحت: کیش بیک کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بیلنس کی شکل میں پیسے ملیں اور انہیں صرف موبائل میں استعمال کرنے کا حق ہو۔ بلکہ اکاؤنٹ میں باقاعدہ رقم آتی ہے اور اکاؤنٹ ہولڈر کیش کرواکر اسے نکال بھی سکتا ہے۔

3 میں نے انجانے میں اکاؤنٹ کھلوا دیا جو کہ اب بند نہیں ہوگا تو اب اس کی ایسی سہولتیں جس میں زائد فائدہ نہ ملے یا ضرورت کے وقت مکمل اکاؤنٹ استعمال کر سکتے ہیں اور ملنے والے کیش بیک کا کیا کیا جائے.

جزاک اللہ

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱،۲،۳)۔۔۔ایزی پیسہ موبائل اکاؤنٹ کھلوانا فی نفسہ جائز ہے، اور اس میں جمع شدہ رقم کی حیثیت شرعا قرض کی ہے۔ البتہ اس سے حاصل ہونے والی سہولیات کے استعمال کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ:

(الف) جس سہولت کو حاصل کرنے کے لیے اکاؤنٹ میں کوئی متعین رقم رکھنا مشروط نہ ہو، بلکہ ایزی پیسہ اکاونٹ کے ذریعہ محض کسی بھی طرح رقم استعمال کرنے پر کسٹمر کو کمپنی کی طرف سے کوئی سہولت دی جائے جیسے کیش بیک وغیرہ تو اس صورت میں حاصل ہونے والی سہولت اور کیش بیک کی صورت میں ملنے والی رقم استعمال کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ کمپنی کی طرف سے سروس استعمال کرنے پر حطِ ثمن یا انعام (قیمت میں کمی کرنا) ہے۔

الدر المختار – (٥ / ١٥٤)

(و) صـــح (الحط منه) ولو بعد هلاك المبيع وقبض الثمن (والزيادة) والحط (يلتحقان بأصل العقد) بالاستناد.

حاشية ابن عابدين (٥ / ١٥٦)

(قَوْلُهُ: وَأَمَّا الْإِبْرَاءُ الْمُضَـافُ إلَى الثَّمَنِ إلَخْ) تَابَعَ صَـاحِبَ الْبَحْرِ حَيْثُ ذَكَرَ أَوَّلًا صِـحَّةَ الْمَبِيعِ لَوْ دَيْنًا لَا عَيْنًا وَعَلَّلَهُ بِمَا مَرَّ، ثُمَّ ذَكَرَ حَطَّ الثَّمَنِ وَهِبَتَهُ وَإِبْرَاءَهُ. وَحَاصِـلُ مَا ذَكَرَهُ فِي الْبَحْرِ عَنْ الذَّخِيرَةِ: أَنَّهُ لَوْ وَهَبَهُ بَعْضَ الثَّمَنِ أَوْ أَبْرَأَهُ عَنْهُ قَبْلَ الْقَبْضِ فَهُوَ حَطٌّ، وَإِنْ حَطَّ الْبَعْضَ أَوْ وَهَبَهُ بَعْدَ الْقَبْضِ صَـحَّ، وَوَجَبَ عَلَيْهِ لِلْمُشْتَرِي مِثْلُ ذَلِكَ.

فقه البيوع للشيخ المفتي محمد تقي العثماني۲/۸۰۳

يجوز للمتبايعين أن يتفقا علي الزيادة أو الحط في الثمن بعد انجاز العقد،كما يجوز أن يتفقا علي الزيادة في المبيع، وإن الزيادة والحط يلتحقان بأصـل العقد عند الحنفية كأن البيع وقع على القدر الحاصل بعد الزيادةأو الحط.

(ب) البتہ جن سہولیات کو حاصل کرنے کے لیے اکاؤنٹ میں کوئی متعین رقم مثلاً ہزار روپے رکھنا مشروط ہو تو اس صورت میں کمپنی کی طرف سے حاصل ہونے والی سہولیات مثلاً فری منٹس، فری میسج، یا رقم مفت منتقل کرنے کی سہولت وغیرہ استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ایزی پیسہ اکاونٹ میں جمع شدہ رقم کی حیثیت چونکہ شرعا قرض کی ہے، اور اس پر ملنے والی سہولیات اسی قرض پر مشروط ہیں جبکہ قرض دیکر اس پر مشروط نفع حاصل کرنا سود ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے۔ لہٰذا اس طرح کی سہولیات (جو اکاونٹ میں متعین رقم رکھنے پر مشروط ہوں) استعمال کرنے سے اجتناب کرنا لازم ہے۔ (ماخذہ تبویب ۱۰/۱۸۷۴)

Scanned by CamScanner

في اعلاء السنن- (٦٤٤٦/١٣)

عن علي امير المؤمنين مرفوعاً ''كل قرض جر منفعة فهو ربا'' اخرجه ابن ابي اسامة في سنده قال الشيخ حديث حسن لغيره، كذا في ''العزيزي'' وفي سنده سوار بن مصعب وهو متروك قلت ولما رواه شواهد كثيرة كما سيأتي، ولاجل ذلك صححه امام الحرمين كما في ''التلخيص'' ايضاً...والله سبحانه وتعالیٰ اعلم

شفیق الرحمٰن غفرلہ ولوالدیہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۸/ رجب المرجب/۱۴۴۰ھ

16/ مارچ/2019ء

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۸/ رجب المرجب/۱۴۴۰ھ

16/ مارچ/2019ء

الجواب صحیح

۸-۷-۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

۱۲/۷/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

۱۲/۷/۱۴۴۰ھ

Scanned by CamScanner